بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

یوم چہارشنبہ

جلد ۳۳ | ۷ ماہ امان ہش ۱۳۲۴ | ۲۱ ربیع الاول ۱۳۶۴ھ | ۷ مارچ ۱۹۴۵ء | نمبر ۵۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۶ ماہ امان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۱/۲ ۷ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت سر درد کے دورہ اور پیٹ میں تکلیف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد متلی اور ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی طبیعت کل سے اچھی ہے۔ کامل صحت کے لئے دعا کی جائے۔ حضرت ام ناصر احمد صاحبہ حرم اول سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت آج خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ افسوس والدہ مکرم ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے دار الفضل قادیان جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ تھیں۔ آج بعمر ۹۵ سال وفات پاگئیں۔ بعد نماز عصر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحومہ کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

دو تازہ رویا

فرمودہ ۷ فروری ۱۹۴۵ء بعد نماز عصر

مرتبہ:۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

فرمایا:۔

درس شروع کرنے سے پہلے میں اپنے دو رویا سنانا چاہتا ہوں۔

(۱)

کچھ دن ہوئے میں نے رویا میں ڈاکٹر مرزا یعقوب صاحب کو دیکھا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے صحابہؓ میں سے تھے۔ اور آپؑ سے بہت تعلق اور عقیدت رکھتے تھے۔ بعد میں وہ پیغامی تو ہو گئے مگر اس قسم کے شدید پیغامی نہیں جیسے بعض دوسرے لوگ ہیں۔ میں نے رویا میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی زندگی کے آخری ایام میں جس دالان میں رہا کرتے تھے۔ میں اس دالان میں ہوں اور مسجد میں جس دروازہ سے داخل ہو کر میں آیا کرتا ہوں۔ اس میں سے گزر کر ایک اور دروازہ جو اس کے قریب ہی آتا ہے۔ اس میں سے ہو کر ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب میرے پاس آئے ہیں۔ کچھ اور لوگ بھی ان کے ساتھ ہیں۔ جن میں سے ایک خواجہ کمال الدین صاحب کے کوئی لڑکے ہیں۔ یہ لوگ میرے پاس آئے۔ اور ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے مجھے السلام علیکم کہا۔ اور میرے ساتھ مصافحہ بھی کیا۔ اس کے بعد انہوں نے کوئی بات کی جو مجھے یاد نہیں رہی۔ بہر حال ان کی گفتگو اور مصافحہ کا طریق ایسا تھا۔ جس سے ان کے تعلق کا اظہار ہوتا تھا۔ پھر میں نے ان سے کہا ڈاکٹر صاحب میرا ناک تو دیکھیں مجھے اپنے ناک میں کچھ تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ یوں تو مجھے ناک کا کوئی مرض نہیں۔ مگر خواب میں میں سمجھتا ہوں۔ میرے ناک میں کچھ تکلیف ہے۔ انہوں نے میرے دائیں نتھنے کو بھی دبایا۔ اور بائیں کو بھی دبایا۔ جب انہوں نے میرے بائیں نتھنے کو دبایا۔ تو مجھے کچھ درد محسوس ہوا۔ اس پر وہ کہنے لگے۔ معلوم ہوتا ہے۔ یہاں زخم ہے۔ پھر وہ کچھ اور باتیں کرنے لگ گئے اتنے میں ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب آگئے اور انہوں نے ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب سے کہا پھریری میں دوائی لگا کر ناک کے نتھنے میں ڈالیں۔ چنانچہ انہوں نے پھریری کے ذریعہ ناک کے اندر دوائی لگائی۔ اور جیسے نزلہ کے بعد چھیچھڑے وغیرہ اندر جم جاتے ہیں۔ اسی قسم کا کچھ مواد پھریری کے ساتھ لگا ہوا باہر آیا۔ اس کے بعد ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے کہا۔ "جب اپریشن ہو جائیگا تو" انہوں نے ابھی اتنا ہی فقرہ کہا تھا۔ کہ خواب میں میں گھبرا کر کہتا ہوں۔ اپریشن کا کیا ذکر ہے۔ کیا میرے ناک کا اپریشن ہوگا۔ انہوں نے کہا ہاں اس کا اپریشن ہوگا۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

اس رویا کے ایک حصہ سے تو میں سمجھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ غیر مبایعین میں سے بعض کی اولاد کو ہدایت دے دیگا۔ کیونکہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کا میرے پاس آنا محبت اور پیار کے ساتھ تھا۔ اور ان کا طریق ایسا تھا۔ جس سے ان کی عقیدت کا اظہار ہوتا تھا۔ پس اس سے میں سمجھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان میں سے بعض کی اولادوں کو ہدایت دے دیگا۔ اور وہ ہماری جماعت میں شامل ہو جائینگے۔ دوسرے ناک خوشبو پتہ لگانے کا ایک ذریعہ ہوتا ہے۔ اور ناک کے اندر زخم پائے جانے کے معنے میں یہ سمجھتا ہوں۔ کہ بعض لوگ جو ایسے مقام پر ہیں۔ کہ ان کا کام یہ ہے۔ کہ وہ جماعت کی خبر گیری کریں۔ اور اس کے اندر کسی قسم کی خرابی پیدا نہ ہونے دیں۔ اور مجھے اس کے حالات سے باخبر رکھیں۔ ان میں سے کسی میں نقص پیدا ہوگا۔ اور پھر (اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے) اس کے اپریشن کی ضرورت محسوس ہوگی۔ اپریشن سے مراد یہ ہے۔ کہ اس کو سزا دینی پڑیگی۔ یا اسے جماعت میں سے نکالنا پڑے گا۔

یہ تعبیر ہے جو اس رویا کی میرے ذہن میں آئی۔ ایسے لوگ جن کو جماعتی کاموں پر مقرر کیا جاتا ہے۔ ان پر بہت بڑی ذمہ واری عائد ہوتی ہے۔ اور ان کا فرض ہوتا ہے۔ کہ وہ احتیاط سے کام کریں۔ تاکہ ان کے نفس کے اندر کوئی ایسی خرابی پیدا نہ ہو۔ جس سے وہ جماعت کے لئے ٹھوکر اور لوگوں کے لئے ابتلاء کا موجب بن جائیں۔ (اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے۔ کہ اس رویا کے سنانے کے تین چار روز بعد ہی ایک واقعہ ایسا ہوا۔ کہ مجھے امور عامہ کے بالا افسروں کو ان کی ایک غلطی پر جو واقعہ میں اس خواب کے سنانے کے بعد ہوئی سخت سزا دینی پڑی۔ اور ناظر امور عامہ کو تا اصلاح معطل کرنا پڑا۔ اللہ تعالیٰ مزید ظہور سے محفوظ رکھے۔ اور اسی کو کافی سمجھے)

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

(۲)

دوسرا رؤیا میں نے آج ہی دیکھا ہے۔ اس رؤیا کا نظارہ نہایت قلیل وقت میں اس طرح آنکھوں کے سامنے گزر گیا جس طرح بجلی کوند جاتی ہے۔ میں نے دیکھا کہ ایک عورت ہے جس نے اپنے ہاتھوں پر ایک بچہ رکھا ہوا ہے۔ اور وہ بچہ مُردے کی طرح اکڑا ہوا ہے۔ میرے سامنے وہ اُس بچہ کو پیش کر کے کہتی ہے۔ اس کو اپنڈے سائٹس ہے اور ڈاکٹر کہتے ہیں کہ اس کے بچنے کی کوئی امید نہیں۔ میں نے یہ بات سنکر اُسے جواب میں کہا ڈاکٹروں نے تو فیصلہ نہیں کرنا ہوتا۔ فیصلہ تو خدا نے کرنا ہوتا ہے۔ میں اس کے لئے دعا کرونگا۔ اور یہ اچھا ہو جائیگا اس کے بعد یہ نظارہ جاتا رہا۔ اور میری آنکھ کھل گئی۔

اس سے میں سمجھتا ہوں۔ یا تو اپنڈے سائٹس سے کوئی روحانی بیماری مراد ہے اور یا یہ مراد ہے کہ جماعت کے کسی ایسے مریض کو اللہ تعالیٰ میری دعا سے شفا عطا فرما دیگا

---

۱۱ مارچ کا یوم تبلیغ اور احمدی احباب

۱۱ مارچ کو یوم التبلیغ برائے غیر مسلم احباب مقرر کیا گیا ہے۔ ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ اس دن زیادہ سے زیادہ غیر مسلم دوستوں تک پیغام حق پہنچائے۔

(نظارت دعوت و تبلیغ)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے مختلف کالجوں کے پروفیسر صاحبان کی ملاقات

۲ مارچ بروز جمعہ ۵ بجے شام احمدیہ ہوسٹل میں احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور کی طرف سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو چائے کی دعوت دی گئی۔ جس میں ایسوسی ایشن کے احمدی ممبران کے علاوہ غیر احمدی طلباء اور مختلف کالجوں کے غیر احمدی پروفیسر صاحبان بھی شریک ہوئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مجلس میں قریباً تین گھنٹہ تشریف فرما رہے اور پروفیسر صاحبان سے حضور دوران قیام میں مسلمانوں کی اقتصادی اور سیاسی پستی کی وجوہ اور اُن کا حل، سیاسیات حاضرہ۔ ملکانوں کا ارتداد اور جماعتِ احمدیہ کی مساعی وغیرہ مختلف امور پر گفتگو فرماتے رہے۔ آخر میں حضور نے اپنے تمام خدام کو جو اس وقت حاضر تھے مصافحہ کا شرف بخشا اور پونے آٹھ بجے کے قریب جناب شیخ بشیر احمد صاحب کی کوٹھی پر تشریف لے گئے۔ خاکسار ملک فیض الرحمٰن فیضی ایم اے سٹوڈنٹ

دعا

یارب! دِل حزیں کو متاعِ سرور دے
وہ آنکھ دے ہو جس میں چمک تیرے عشق کی
مومن ہوں اِس جہان کی لذت سے کیا غرض
باطل کی ترشیوں سے نہ اترے نشہ کبھی
سنتا ہوں پُر خطر ہے یہ دریائے زندگی
دیکھے وہ قادیاں کے جلال و جمال کو

اس سینۂ سیہ کو تجلّیٔ طور دے
دل دے تو مجھ کو حبّ محمدؐ میں چُور دے
دُنیا تو دے نہ دے مگر عقبیٰ ضرور دے
یارب ایک ایسا جام شرابِ طہور دے
بے دست و پا ہوں مجھ کو کمالِ عُبور دے
یارب عدوئے دین کی آنکھوں میں نور دے

احسنؔ! شبانہ روز ہے میری یہی دُعا
قرآں کا عشق و خدمتِ دیں کا شعور دے

(احسن اسمٰعیل از گوجرہ)

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی وفات پر تعزیت کی قراردادیں

انبالہ شہر

ممبران جماعت احمدیہ انبالہ شہر حضرت نواب صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر اپنے انتہائی رنج کا اظہار کرتے ہیں۔ اور اپنی دلی ہمدردی کے جذبات خاندان نبوت اور خاندان حضرت نواب صاحب مرحوم کے حضور پیش کرتے ہیں۔ نیز دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت نواب صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور آپ کی اولاد کو بیش از پیش دینی خدمات بجالانے کی توفیق دے۔ (عبد الرحمان امیر جماعت)

بمبئی

جماعت احمدیہ بمبئی حضرت نواب محمد علیخان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر خلوص سے اپنے قلبی صدمہ کا اظہار کرتی اور خاندان نبوت و متعلقین بالخصوص حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی خدمت میں تعزیت کا پیغام پیش کرتی ہے۔ اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت حجۃ اللہ نواب صاحب مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں اعلیٰ ترین مقام عنایت فرمائے۔ (عبد اللطیف جنرل سکرٹری)

سونگھڑہ اڑیسہ

۱۷ فروری کو خبر ملی کہ حضرت نواب محمد علی خان صاحب اپنے حقیقی مالک سے جا ملے اناللہ وانا الیہ راجعون۔ خداوند کریم مرحوم کو فردوس بریں میں اعلےٰ سے اعلےٰ جگہ دے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت نواب صاحب مرحوم رضؓ کے خاندان کو صبر جمیل عطا کرے۔ سید فضل عمر سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ سونگھڑہ کٹک

ہیرو غربی ولنڈشادن

حضرت حجۃ اللہ نواب محمد علی خان صاحب مرحوم مغفور کی وفاتِ المناک کی خبر سنکر جماعت احمدیہ ہیرو غربی ولنڈشادن کو بہت غم ہوا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت نواب صاحب مرحوم کی ڈائریوں کے حوالہ جات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ واقعی نواب صاحب مرحوم ہر طبقہ کے انسانوں کے لئے کیا نواب، کیا امراء کیا علماء، غرباء صلحاء مومنین۔ منافقین اور منکرین ہر ایک کے لئے حجۃ اللہ تھے۔

اللہ تعالیٰ جلشانہٗ نواب صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اپنے افضال کے زیر سایہ مقام اعلیٰ عطا فرمائے۔ اور آپ کے ورثاء و اقرباء کو آپ کے نقش قدم پر دینی خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ اور صبر جمیل عطا فرمائے۔

نواب صاحب مرحوم کی وفات پر ہر دو جماعتوں کے جملہ احباب حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ لخت جگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و نواب زادگان و خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں ملک گل محمد مدرس

موسیٰ بینی مائنز

مجلس خدام الاحمدیہ موسیٰ بینی مائنز کا ایک غیر معمولی اجلاس مسجد احمدیہ میں بعد نماز مغرب زیر صدارت مولوی فیاض الدین صاحب پریذیڈنٹ منعقد ہو کر مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوا۔ خدام الاحمدیہ موسیٰ بینی مائنز حضرت نواب محمد علی خانصاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات حسرت آیات کی خبر سنکر نہایت رنجیدہ ہوئی اور دعا کرتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ حضرت نواب صاحب کو فردوس بریں میں اعلیٰ درجات عطا فرمائے اور پسماندگان خصوصاً حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو صبر جمیل عطا کرے۔ (خاکسار محمود خالد احمدی قائد)

سٹروعہ ضلع ہوشیارپور

۱۶ فروری کو بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ سٹروعہ نے حضرت نواب محمد علی خان صاحب مرحوم کا جنازہ غائب پڑھا اور تمام جماعت احمدیہ نے اس بات کو از حد محسوس کیا کہ خاندان نبوت کو ایک سال کے اندر یہ تیسرا صدمہ پیش آیا ہے۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ حضرت نواب صاحب مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ اور سلسلہ کی اس کمی کو پورا کرے۔ اور بہتر سے بہتر قائمقام پیدا کرے۔ (بشارت علی خان)

اعلان ضروری برائے اطلاع چندہ دہندگان وحساب داران امانت ذاتی

اکثر دیکھا جاتا ہے کہ بعض اصحاب چندہ بھجواتے وقت منی آرڈرز کے کوپنوں پر اپنا تفصیلی پتہ ڈاک تحریر نہیں فرماتے جس کی وجہ سے دفتر محاسب سے بھیجی ہوئی رسیدات بوجہ کمی پورا پتہ ان کو نہیں ملتیں۔ اور ان کو اس دفتر کے خلاف شکایت کا موقعہ پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے احباب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ ہر کیس میں منی آرڈرز کے کوپنز پر پورا پتہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف پنڈت لیکھرام کی کذب بیانیاں

گزشتہ اشاعت میں حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام اور پنڈت لیکھرام کی پیشگوئیاں جو فریقین کی نسبت کی گئی تھیں درج کر کے حضور کی پیشگوئیوں کا لیکھرام کی نسبت وضاحت سے پورا ہونا بتایا گیا ہے۔ اور پنڈت لیکھرام کا جو انجام اس مباہلہ کے نتیجہ میں ہوا ناظرین کے سامنے رکھ چکے ہیں۔ مشہور ہے۔ کہ الاشیاء تعرف باضدادھا یعنی جب کسی چیز کا سمجھانا مقصود ہو۔ تو مقابلۃً اس کی ضد کا بھی ذکر کرنا اصل چیز کی حقیقت کو زیادہ صفائی سے سامنے کر دیتا ہے اور وہ چیز زیادہ شان و شوکت کے ساتھ پایۂ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے۔ اسی وجہ سے اب بتایا جاتا ہے۔ کہ پنڈت صاحب نے جو پیشگوئیاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں کی تھیں۔ ان کا نتیجہ کیا ہوا۔

لیکھرام کی پیشگوئیاں

پنڈت صاحب کی پیشگوئیوں کا ماحصل یہ تھا کہ

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو "تین سال میں سزا دی جائے گی۔" (اشتہار ۱۸ مارچ ۱۸۸۶ء مندرجہ کلیات آریہ مسافر ص ۴۹۵)

(۲) "آپ کی ذریت بہت جلد منقطع ہو جائیگی نہایت درجہ تین سال تک شہرت رہے گی" (کلیات ص ۴۹۸)

(۳) "خدا کہتا ہے کہ چند روز تک قادیان میں نہایت ذلت و خواری کے ساتھ کچھ تذکرہ رہیگا۔ پھر معدوم محض ہو جائیگا۔" (اشتہار ۱ مندرجہ کلیات ص ۴۹۸)

(۴) ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں بیان شدہ علامات کا حامل عظیم الشان فرزند جو حسن و احسان میں آپکا نظیر بننا تھا نہ صرف یہ کہ وہ میعاد مقررہ ۹ سال کے اندر پیدا نہ ہوگا۔ بلکہ "ابد تک آپ کے کوئی لڑکا پیدا نہ ہوگا" (اشتہار مذکورہ مندرجہ کلیات ص ۴۹۹)

(۵) "ہمارا الہام یہ کہتا ہے کہ لڑکا کیا تین سال کے اندر اندر آپ کا خاتمہ ہو جائیگا۔ اور آپ کی ذریت سے کوئی باقی نہ رہیگا۔" (اشتہار نمبر ۲ مطبوعہ اپریل ۱۸۸۶ء مندرجہ کلیات ص ۵۰۱)

ان پانچوں باتوں میں سے ایک بھی تو نہیں جو مطابق پیشگوئی پنڈت صاحب درست نکلی ہو۔ ظاہر ہے کہ نمبر ۱ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پنڈت لیکھرام کی پیشگوئیوں کے بعد قریب ۲۲ برس تک زندہ رہے۔ نمبر ۲ اس وقت آپ کی ذریت جسمانی میں سے دو لڑکے تھے۔ تو اب ذریت مقدسہ بفضلہٖ تعالیٰ سینکڑوں کی تعداد میں ہے۔ نمبر ۳ مخصوص علامات والا لڑکا خدا کے فضل سے میعاد معہودہ کے اندر پیدا ہوا۔ اور اپنی نسبت پیشگوئی میں بیان شدہ علامت کے مطابق جلد جلد بڑھتا اور ترقی کرتا گیا۔ اور وہ وجود باجود سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ بنصرہ العزیز امام جماعت احمدیہ کا ہے جو خدا تعالیٰ کی قسم کے ساتھ اس بات کا اعلان فرما چکے ہیں۔

کوئی بات بھی پوری نہ ہوئی

پس لیکھرام اپنی اس پیشگوئی میں کہ "ابد تک آپ کے ہاں کوئی لڑکا نہ ہوگا" سراسر جھوٹا ہونا اپنی زندگی میں دیکھ چکا تھا کیونکہ حضرت مصلح موعود کی پیدائش ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو ہوئی۔ اور لیکھرام کی موت کے سال یعنی ۱۸۹۷ء میں آپ نویں برس میں تھے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سراج منیر صفحہ ۳۱ طبع سوم میں فرماتے ہیں۔

"پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے محمود کی پیدائش کی نسبت کی تھی، کہ وہ اب پیدا ہوگا۔ اور اس کا نام محمود رکھا جائیگا۔ اور اس پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سبز ورق کے اشتہار شائع کئے گئے تھے۔ جو اب تک موجود ہیں۔ اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے۔ چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا۔ اور اب نویں سال میں ہے۔"

اور یہ وہی موعود لڑکا ہے جس کے ذریعہ اسلام و احمدیت کی ترقی مقدر ہے۔ اور دیکھئے کہ ادھر حضور مصلح موعود کی پیشگوئی کے مصداق قرار پائے ہیں۔ ادھر خدا کی قدرت کہ اسی سال آریوں کے دل میں یہ خیال آیا ہے۔ کہ نہ صرف یہ کہ ہم آریہ ہی اس ۶ مارچ کے عظیم الشان گواہی کے دن کی یاد کو تازہ رکھیں۔ بلکہ ہندوؤں کو بھی اسمیں شامل کریں۔ تاکہ ہندو قوم میں سے بھی زیادہ سے زیادہ لوگ اس نشان کے تذکرہ کو سن سکیں۔ اور تا اس کی یاد انکے دلوں میں بھی باقی رہے۔ اور چھ مارچ کے دن کی یاد کو تازہ رکھنے کے لئے اس دن نہ صرف قادیان میں ہی بلکہ تمام مقامات میں جلسے منعقد ہونے کا اعلان کیا گیا ہے۔ (ملاحظہ ہو "پرتاپ" یکم مارچ ۱۹۴۶ء) جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے۔ کہ کجا لیکھرام کا یہ لکھنا کہ قادیان میں چند روز تک مرزا صاحب کا تذکرہ رہ کر معدوم محض ہو جائیگا۔ اور کجا یہ کہ خود آریہ ہی اپنے وکیل کی اس پیشگوئی کو غلط اور سراسر جھوٹا ثابت کرنے کا ذریعہ بن گئے ہیں کیونکہ جب وہ قادیان سے باہر جلسے کریں گے تو لازمی طور پر حضور علیہ السلام کا تذکرہ اس میں آئیگا۔ پس لیکھرام کے دروغ گو اور بے باک ہونے پر وہ خود مہر ثبت کر دینگے۔ اور المصلح الموعود کے متعلق پیشگوئی کے ظہور کے بعد ایسے جلسے ہر جگہ کئے جا کر ان میں ہندوؤں کی شمولیت کی ضرورت محسوس کرنے میں صاف پتہ لگتا ہے۔ کہ اس میں خدا کی حکمت اور قدرت کام کر رہی ہے۔ کیونکہ مصلح موعود کے ذریعہ حضرت مسیح موعودؑ کی شہرت کا نمایاں ترقی پانا مقدر تھا۔

لیکھرام نے لکھا تھا کہ "آپ کی ذریت سے کوئی باقی نہ رہیگا" مگر ہوا کیا یہ کہ حضرت اقدس کی جاں نثار جماعت لاکھوں کی تعداد میں دنیا جہان میں پھیلی ہوئی ہے۔ اور ترقی پر ترقی کرتی جا رہی ہے، آپ کا سلسلہ بڑھا۔ پھولا پھلا اور زمین کے کناروں تک پہونچ گیا۔ جسمانی طور پر بھی حضور کی ذریت و اولاد آپ کے اس شعر کی مصداق ہو رہی ہے ؎

حق پر نثار ہوویں مولیٰ کے یار ہوویں
بابرگ و بار ہوویں اک سے ہزار ہوویں

اسکے بالمقابل نہ صرف یہ کہ لیکھرام خود دروغگوئی کا ٹیکا ماتھے پر اور حسرت و یاس پہلو میں لے کر دنیا سے رخصت ہوگیا۔ بلکہ جب اس کی نسل پر نظر کرتے ہیں۔ تو اس کا برائے نام بھی کوئی نام لیوا نہیں۔ خواہ کسی طریقہ سے ہی ہو۔ ایک لڑکا جو پیدا ہوا تھا۔ وہ بھی پنڈت صاحب کو داغ مفارقت انکی زندگی میں ہی دیکر راہی ملک عدم ہو گیا تھا۔ ادھر قصبہ قادیان خود بڑھا۔ اور دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرتا گیا۔ اور خود آریوں کا یہاں جلسہ کرنا بھی اس بات پر کافی دلیل ہے کہ لیکھرام کا پیشگوئی کرنا کہ مرزا صاحب کا نام معدوم ہو جائیگا۔ محض جھوٹ تھا۔

غور کریں کس وضاحت سے روز روشن کیطرح یہ پیشگوئی نہایت عظمت اور جلال شان کے ساتھ پوری ہوئی۔ خدا تعالےٰ نے جو ارحم الراحمین ہے۔ لیکھرام کو چھ سال میعاد دی۔ اس کی بیان کردہ پیشگوئی کی میعاد سے دو چند۔ تاکہ دنیا اور لیکھرام خود اپنی پیشگوئیوں کا نہایت واضح طور پر جھوٹا ہونا دیکھ لے۔ اور سماجی دوستوں اور آریہ جاتی کے معزز لیڈروں پر اسلام کی طرف سے اتمام حجت ہو جائے اور جو نشان بھی ظاہر ہو اپنی پوری شان و شوکت سے ہیبتناک طور پر ظاہر ہو۔ خدا نے موقعہ دیا۔ کہ وہ اصلاح کرے۔ مگر بجائے فائدہ اٹھانے اور اصلاح کرنے کے اپنی بے باکیوں کے باعث تیغ برّان محمد کا شکار ہو گیا۔ اور اسلام کا سچا مذہب ہونا اپنی قوم پر واضح کر گیا۔

اے کاش کہ وہ رجوع کر لیتا اور فائدہ اٹھا لیتا۔ تو دنیا ایک دوسرا نشان اسلام اور مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا دیکھتی۔ جیسا کہ حضور علیہ السلام نے لکھا۔ "ہمارے دل کی اس وقت عجیب حالت ہے۔ درد بھی ہے اور خوشی بھی۔ درد اس لئے کہ اگر لیکھرام رجوع کرتا زیادہ نہیں تو اتنا ہی کرتا۔ کہ وہ بدزبانیوں سے باز آ جاتا۔ تو مجھے اللہ تعالےٰ کی قسم ہے کہ میں اسکے لئے دعا کرتا۔ اور میں امید رکھتا تھا کہ اگر وہ ٹکڑے ٹکڑے بھی کیا جاتا۔ تب بھی زندہ ہو جاتا وہ خدا جسکو میں جانتا ہوں۔ اس سے کوئی بات انہونی نہیں۔ اور خوشی اس بات کی ہے۔ کہ پیشگوئی نہایت صفائی سے پوری ہوگئی۔" (سراج منیر صفحہ ۲۴ طبع سوم)

ایک شبہ کا ازالہ

افسوس آریوں نے اس آسمانی نشان سے جو ان کے گھر میں دکھایا گیا مطلق فائدہ نہ اٹھایا۔ بلکہ انہوں نے ابتداء میں پیشگوئی کی تفصیلات سنکر پہلے اسے ایک غیر ممکن امر خیال کیا کہ ایسی کھلی کھلی نشانیاں ہرگز پوری نہیں ہونگی

اور ہم شرمندہ کرینگے۔ مگر جب لیکھرام حقیقت میں عید کے دوسرے دن مارا گیا۔ تو ان پیشگوئیوں کو دوسرے پہلو سے ناقابل اعتبار کرنا چاہا یعنی یہ کہ عید کے ساتھ کا دن پہلے سے سوچ سمجھ کر باہمی مشورہ سے قرار دیا گیا تھا۔ چنانچہ اس بارہ میں ایک اخبار کا حوالہ دیکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سراج منیر صٓ۲ طبع سوم پر فرماتے ہیں:۔ "ضمیمہ اخبار پنجاب سماچار لاہور میں میری نسبت یہ چند سطریں لکھی ہیں:۔

"ایک حضرت نے شاید اپنی مصنفہ کتاب موعود مسیحی میں یہ پیشگوئی بھی کی۔ کہ پنڈت لیکھرام چھ سال کے عرصہ میں عید کے دن نہایت دردناک حالت میں مرے گا۔ یہ پیشگوئی اب قریب تھی۔ کیونکہ غالباً سنہ ۱۸۹۷ء چھٹا سال تھا۔ (پانچواں سال تھا ناقل) اور ۵ مارچ سنہ ۱۸۹۷ء آخری عید چھٹے سال کی تھی۔ علانیہ بذریعہ تحریر و تقریر کہا کرتے تھے۔ کہ پنڈت لیکھرام کو مار ڈالیں گے۔ اور مزید برآں یہ کہ پنڈت اس عرصہ میں اور فلاں دن میں ایک دردناک حالت میں مریگا۔ کیا آریہ دہرم کے اس مخالف اور چند ایک کتب کے ایک خاص مصنف کو (یعنی اس عاجز کو) اس سازش سے کوئی تعلق نہیں ہے؟"۔

ان سطور میں یہ تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ پنڈت لیکھرام کی موت واقعہ تو اُسی طرح ہوئی ہے۔ جس طرح تفصیل کے ساتھ پیشگوئی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی تھی۔ کیونکہ خدا نے یہ خبر دی تھی کہ عید کا دن قتل کے دن کے ساتھ ملا ہوا ہوگا۔ اور ایسا ہی ہوا۔ عید جمعہ کو ہوئی اور شنبہ کو جو شوال سنہ ۱۳۱۴ھ کی دوسری تاریخ تھی لیکھرام قتل ہوگیا۔ مگر اس عظیم الشان صداقت کو یوں مشتبہ کرنے کی کوشش کی اور یوں مشہور کیا کہ یہ قتل سازش سے کرایا گیا ہے۔

اس کے جواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سراج منیر صٓ۲۱ (طبع سوم) پر اس بیان کی تردید میں کہ گویا آپ نے اپنی پیشگوئی کو پورا کرنے کے لئے خود پنڈت لیکھرام کو قتل کرایا۔ ذیل کی تحریر شائع فرمائی جسے پڑھ کر ہر شریف اور منصف مزاج آدمی اس نتیجہ پر بآسانی پہنچ جاتا ہے۔ کہ اس قتل یا سازش قتل سے حضرت اقدس بالکل بری تھے

آپ نے تحریر فرمایا:۔ "ایک اور بات سوچنے کے لائق ہے۔ کہ یہ بدگمانی کہ ان کے کسی مرید نے مار دیا ہوگا۔ یہ شیطانی خیال ہے۔ ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے۔ کہ مریدوں کا مُرشد کے ساتھ ایک نازک تعلق ہوتا ہے۔ اور اعتقاد کی بناء تقوے اور طہارت اور نیکوکاری پر ہوتی ہے۔ لوگ جو کسی کے مرید ہوتے ہیں۔ وہ اسی نیت سے مرید ہوتے ہیں۔ کہ وہ سمجھ لیتے ہیں کہ یہ شخص باخدا ہے۔ اس کے دل میں کوئی فریب اور فساد کی بات نہیں۔ پس اگر وہ ایک ایسا بدکار اور لعنتی شخص ہے کہ کسی کی موت کی جھوٹی پیشگوئی اپنی طرف سے بناتا ہے۔ اور پھر جب اس کی میعاد ختم ہونے پر ہوتی ہے۔ تو کسی مرید کے آگے ہاتھ جوڑتا ہے۔ کہ اب میری عزت رکھ لے۔ اور اپنے گلے میں رسّہ ڈال اور مجھے سچا کر کے دکھلا۔ اب مَیں منصفوں سے پوچھتا ہوں کہ کیا ایسے پلید اور لعنتی انسان کا یہ چال چلن دیکھ کر اور یہ شیطانی منصوبہ سُن کر کوئی مرید اس کا معتقد رہ سکتا ہے۔ کیا وہ مرشد کو ایک بدکار ملعون اور فاسق فاجر خیال نہیں کریگا؟ اور کیا وہ اس کو یہ نہیں کہیگا۔ کہ اے بدکار ہمارے ایمان کو خراب کرنے والے کیا تیری پیشگوئیوں کی اصلیت یہی تھی۔ کیا تیرا یہ منشاء ہے کہ جھوٹ تو تُو بولے۔ اور رسّہ دوسرے کے گلے میں پڑے۔ اور اس طرح تیری پیشگوئی پوری ہو"۔ اس کے علاوہ آپ نے ہر اہل انصاف سے یوں اپیل کی اور آریہ لوگوں کو فیصلہ کی طرف بلایا۔ کہ "اگر اب بھی کسی شک کرنے والے کا شک دور نہیں ہو سکتا۔ اور مجھے اس قتل کی سازش میں شریک سمجھتا ہے۔ جیسا کہ ہندو اخباروں نے ظاہر کیا ہے۔ تو مَیں ایک نیک صلاح دیتا ہوں۔ کہ جس سے سارا قصّہ فیصلہ ہو جائے۔ اور وہ یہ ہے کہ ایسا شخص میرے سامنے قسم کھاوے۔ جس کے الفاظ یہ ہوں کہ "مَیں یقین جانتا ہوں کہ یہ شخص سازشِ قتل میں شریک یا اس کے حکم سے واقعہ قتل ہوا ہے۔ پس اگر یہ صحیح نہیں ہے۔ تو اے قادر خدا ایک برس کے اندر مجھ پر وہ عذاب نازل کر جو ہیبتناک عذاب ہو۔ مگر کسی انسان کے ہاتھوں سے نہ ہو۔ اور نہ انسان کے منصوبوں کا اس میں کچھ دخل متصور ہو سکے۔ پس اگر یہ شخص ایک برس تک میری بددعا سے بچ گیا۔ تو

مَیں مجرم ہوں۔ اور اس سزا کے لائق کہ ایک قاتل کے لئے ہونی چاہئے۔ اب اگر کوئی بہادر کلیجہ والا آریہ ہے۔ جو اس طور سے تمام دنیا کو شبہات سے چھڑا دے۔ تو اس طریق کو اختیار کرے۔ یہ طریق نہایت سادہ اور راستی کا فیصلہ ہے"۔ (سراج منیر صٓ۲۴ طبع بار سوئم)

پس حضرت اقدسؑ نے سازش قتل میں شریک ہونے کا الزام لگانے والوں کے لئے صحیح طریق فیصلہ بیان فرما دیا۔ مگر کسی کو اسے قبول کرنے کی جرأت نہ ہوتی۔

غرض پنڈت لیکھرام پشاوری کی پیشگوئی کی تفصیلات کے مطابق موت خدا کے فرستادہ حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی صداقت کے لئے ایک عظیم الشان نشان ٹھہرا۔ اور اُن لوگوں کے لئے جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات والاصفات کے خلاف گندہ دہنی سے کام لیتے ہیں۔ موجب عبرت بنا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے آئیگا وہ انجام کار

خاکسار رشید احمد چغتائی عفی عنہ مولوی فاضل واقف زندگی۔

مضافات قادیان میں تبلیغ کی ماہواری رپورٹ

یکم فروری سے ۲۸ فروری سنہ ۱۹۴۵ء تک اللہ تعالیٰ کے فضل اور مقامی تبلیغ کے کارکنوں کی کوششوں سے ۹۴ اشخاص نے بیعت کی۔ اللھم زد فزد۔ تین ایسے مقامات پر بیعت ہوئی جہاں پہلے کوئی احمدی نہ تھا۔ نگران اعلیٰ چوہدری فتح محمد صاحب سیال نے موضع بھامڑی۔ شینہ بھٹیاں۔ بھینی بانگر خورد وکاہنووان اور گورداسپور کا تبلیغی دورہ کیا۔ ان کی زیر ہدایت مولوی عبد الرحیم صاحب عارف۔ مولوی عبد الکریم صاحب۔ محمد منشی خانصاحب۔ چوہدری محمد خانصاحب وچوہدری نبی بخش صاحب ومولوی میر ولی صاحب ہزاروی نے تھانہ بٹالہ۔ کلانور۔ ڈیرہ بابا نانک۔ کاہنووان۔ سری گوبندپور کے دیہات کا دورہ کیا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ "الانذار" کی تعمیل میں کئی احباب جماعت کو تبلیغ کے لئے تیار کیا۔ چوہدری نذیر احمد صاحب آف بھنگواں کی تبلیغ سے ایک صاحب نے بیعت کی۔ چوہدری علم دین صاحب آف بریار کے ذریعہ ایک صاحب نے بیعت کی۔ چوہدری محمد عبد اللہ صاحب آف گھوڑیواہ کے ذریعہ دو اصحاب نے بیعت کی۔ اللہ تعالیٰ سعید روحوں کو احمدیت کی طرف مائل کر رہا ہے۔ دیگر احباب جماعت کو بھی وقت نکال کر تبلیغ کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو۔

خاکسار نائب انچارج مقامی تبلیغ قادیان۔

تحریک جدید کی مالی قربانیاں

(۱) تحریک جدید کے دفتر اول کے گیارھویں سال۔ دفتر دوم کے سال اول اور ترجمۃ القرآن کے وعدے کرنے والے احباب کرام نوٹ فرمالیں۔ کہ ان کا اپنے وعدوں کو ۱۵ اپریل تک پورا کرنا السابقون الاولون میں شامل ہونا ہے۔ نیز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعا لینے کا بھی ذریعہ ہے۔ (۲) دفتر دوم کے سال اول کے وہ احباب جنہوں نے وعدے نہیں کئے نئے شامل ہونے والے ہیں۔ اور وہ جو فوجی ہیں خواہ وہ کسی چھاؤنی میں ہوں۔ یا فیلڈ سروس پر انہوں نے دفتر اول کے گیارھویں سال کا وعدہ کرنا ہو۔ یا دفتر دوم کے سال اول کا تو ان کے لئے وعدوں کی میعاد ۷ اپریل ہے۔

(۳) ہر لجنہ اماء اللہ جس نے ابھی تک زنانہ سکول سالٹ پانڈ کا چندہ نہیں ارسال کیا۔ وہ نہ صرف چندہ ہی ارسال کردے۔ بلکہ فہرست اسم وار بھی ساتھ ارسال کردیں۔ اسی طرح ہر لجنہ یہ بھی یاد رکھے۔ کہ ترجمۃ القرآن کا چندہ ارسال کرتے وقت اسم وار فہرست بیمہ یا کوپن پر ضرور ہو۔ تا ان کے نام حضرت کے حضور دعا کے لئے پیش ہوں۔

(۴) تعلیمی وظائف مدرسہ احمدیہ کے لئے حضور کی تحریک ہے۔ کہ وہ احباب جن کی اولاد نہیں۔ یا بہت چھوٹی ہے۔ یا لڑکیاں ہی ہیں۔ وہ ایک لڑکے کا تعلیمی خرچ جو آج کل بیس پچیس روپیہ ماہوار ہے۔ دیتے ہوئے شامل ہوں۔ تحریک جدید کا تمام روپیہ محاسب صاحب کے نام ارسال ہو۔ مگر کوپن یا بیمہ میں اسم وار تفصیل ضرور ہو۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید۔

کتاب "مجدد اعظم" میں ایک تاریخی غلطی

ڈاکٹر بشارت احمدؐ صاحب غیر مبایع نے ایک کتاب "مجدد اعظم" تین جلدوں میں تالیف کی تھی۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سوانحعمری پر مشتمل ہے۔ میں نے سرسری نظر سے اس کتاب کا مطالعہ کیا۔ جب میں تصنیف منن الرحمٰن پر پہنچا۔ اور صـ۱۷۱ کی یہ عبارت میری نظر سے گذری۔ کہ

"جس زمانہ میں اس کتاب منن الرحمٰن کے متعلق تحقیقات شروع تھی۔ جو تعلیم یافتہ اصحاب قادیان حاضر ہوتے تمام تمام دن حضرت اقدس ان کے ساتھ انہی مباحث میں خرچ کرتے۔ اور عربی اور دیگر زبانوں کے مفردات خود بھی اور دوسرے احباب سے بھی جمع کرواتے۔ ان احباب میں خواجہ کمال الدین مرحوم سب سے پیش پیش تھے۔ اور مفردات کے جمع کرنے اور اس تحقیقات کے مختلف پہلوؤں پر بحث کرنے میں حضرت اقدس کا ہاتھ بٹاتے۔" تو میری حیرت کی کوئی حد نہ رہی۔ کیونکہ جو اصحاب اس کام میں حضرت اقدس کا ہاتھ بٹاتے تھے۔ ان میں حضرت خلیفہ اول رضؓ اور حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضؓ جیسی ہستیاں بھی تھیں۔ میرے ضمیر نے مجھے اس بات کی شہادت دی۔ کہ ڈاکٹر صاحب نے اس واقعہ کے قلمبند کرنے میں غلطی کھائی ہے۔ چنانچہ جب میں نے کتاب منن الرحمٰن نکال کر دیکھی۔ تو اپنے خیال کو درست پایا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب منن الرحمٰن کے صـ۱۷ پر ان احباب کے نام جنہوں نے اس کام میں حضرت اقدس کو مدد دی۔ تحریر فرمانے کے بعد فرماتے ہیں۔

"خدا تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ کہ کس کی کوششیں اس کام میں زیادہ ہیں۔ اور وہ کسی مخلص کی محنت کو ضائع نہیں کریگا۔ مگر جہاں تک ہمارا علم اور رویت ہمیں بتلاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ سب سے زیادہ کوشش اخویم حکیم مولوی نور الدین صاحب اور اخویم مولوی عبد الکریم صاحب کی ہیں۔ جو تمام تعلقات چھوڑ کر کئی مہینوں سے اس کام کے لئے میرے پاس موجود ہیں۔"

اس سے ظاہر ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب نے ایک تاریخی واقع قلمبند کرنے میں کس قدر بے احتیاطی سے کام لیا۔ کتاب منن الرحمٰن کا صـ۱۷ یقیناً ان کی نظر سے گذرا ہوگا۔ مگر نہ معلوم کس غرض کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر کے خلاف لکھ گئے۔ حالانکہ کتاب کے شروع صفحہ ب "سوانحعمری کے ماخذ" کے ماتحت ڈاکٹر صاحب لکھ چکے ہیں۔ کہ

"اس سوانحعمری کے ماخذ کے متعلق میں کچھ عرض کردینا ضروری سمجھتا ہوں۔ وہ یہ کہ میں نے اس سلسلہ میں سب سے مقدم حضرت اقدس مرزا غلام احمدؐ صاحب کی اپنی تحریروں کو رکھا ہے۔ جو کتابوں اور اشتہاروں کی صورت میں موجود ہیں۔" مگر اس واقعہ کے متعلق ڈاکٹر صاحب نے اپنے ہی مقرر کردہ اصول کے خلاف قدم مارا۔

جب میں نے یہ واقعہ پڑھا۔ تو میرا خیال تھا۔ کہ اسکو اخبار میں شائع کرا دیا جائے۔ تا ڈاکٹر صاحب اسکی تصحیح کرا دیں۔ اس کے متعلق ابھی میں مضمون لکھنے نہ پایا تھا۔ کہ میں نے سنا۔ کہ ڈاکٹر صاحب راولپنڈی تشریف فرما ہیں۔ اور مغرب کی نماز کے بعد درس قرآنمجید دیتے ہیں۔ اس پر میں ایک دن ہمراہ اخویم مکرم سیٹھ کریم بھائی صاحب اس جگہ پہنچا۔ جہاں ڈاکٹر صاحب درس دیتے تھے۔ درس کے بعد خاکسار نے ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ ایک واقعہ کے متعلق کچھ دریافت کرنا ہے۔ اگر اجازت ہو۔ تو عرض کروں۔ ڈاکٹر صاحب نے اجازت دی۔ تو میں نے کہا۔ آپ نے اپنی کتاب "مجدد اعظم" جلد پہلی کے صـ۱۷۱ میں تحریر کیا ہے۔ کہ کتاب منن الرحمٰن کی تیاری میں جن احباب نے حضرت اقدسؑ کا ہاتھ بٹایا تھا۔ "ان احباب میں خواجہ کمال الدین مرحوم سب سے پیش پیش تھے۔" یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر کے خلاف ہے۔ چنانچہ کتاب منن الرحمٰن کا صفحہ ۱۷ پڑھ کر سنایا گیا۔ اس پر ڈاکٹر صاحب نے کہا۔ میری اس سے مراد یہ تھی۔ کہ انگریزی زبان کے مفردات معلوم کرنے میں خواجہ صاحب سب سے پیش پیش تھے۔ میں نے عرض کیا۔ کہ ڈاکٹر صاحب آپکی تحریر سے تو یہ عیاں نہیں ہے۔ اس پر ڈاکٹر صاحب نے دبی زبان سے کہا۔ بہر حال میری مراد یہی ہے۔ اس مجلس میں جو اہل پیغام موجود تھے۔ ان میں سے ایک صاحب نے کہا۔ کہ اس کی تصیحح کرادی جائیگی۔ مگر ڈاکٹر صاحب خاموش رہے۔ یہ واقعہ غالباً نومبر یا دسمبر ۱۹۴۲ء کا ہے۔ اس کے بعد میں تو بہت جلد فوج میں ملازم ہوگیا۔ مجھے معلوم نہیں۔ کہ ڈاکٹر صاحب نے اس واقعہ کی تصیحح کا اعلان کیا یا نہیں۔

اب ڈاکٹر صاحب تو انتقال کر گئے ہیں۔ اس لئے میرے مخاطب "احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور" ہے۔ جس نے اس کتاب کو شائع کیا ہے۔ وہ بتائے کہ کیا ڈاکٹر صاحب نے اس واقعہ کی تصیحح کے متعلق اعلان کیا تھا۔ اگر نہیں تو کیا اب اس غلط فہمی کے انسداد کے لئے اعلان کردیا جائیگا۔ جو "مجدد اعظم" کے ان الفاظ سے پیدا ہوتی ہے۔ خاکسار خواجہ عنایت اللہ از قادیان۔

ایک نہایت ضروری اعلان

میری اہلیہ سکینہ بیگم ۲۵ جنوری ۱۹۴۵ء چند گھنٹہ بیماری کے بعد فوت ہوگئی۔ چونکہ مرحومہ نہایت متقی۔ پرہیزگار۔ نیک سیرت اور موصیہ تھیں۔ اس لئے لاش کو حسب وصیت قادیان دار الامان لے جانا تھا۔ لیکن مریدکے ایسی جگہ میں ٹرک اور لاری کا ملنا محال اور ناممکن نظر آیا۔ اور اگر ٹرک لاہور یا گوجرانوالہ سے لایا بھی جاتا۔ تو وہ کم ازکم ۲۵۰ یا ۳۰۰ روپے سے کم پر نہ ملتا۔ لیکن میرے بھائی شیخ محمد عنایت اللہؐ صاحب صرف ایک ہفتہ پیشتر مرزا محمدؐ شفیع صاحب کی لاش بذریعہ ریل گاڑی دہلی سے قادیان پہنچتی ہوئی قادیان میں دیکھ چکے تھے۔ گو مکمل واقفیت نہ تھی۔ تاہم ریلوے سٹیشن مریدکے سے رات کو ۱۲ بجے جاکر دریافت کیا۔ تو نارتھ ویسٹرن ریلوے کی طرف سے لاش کے تابوتوں کو بذریعہ پارسل ایک جگہ سے دوسری جگہ تک پہنچانے کا نہایت آسان اور کم خرچ انتظام کیا ہوا پایا۔ چنانچہ ہم نے جو اپنا ارادہ تقریباً [illegible] ہی کیا ہوا تھا۔ وہ رد کردیا اور نہایت آسانی سے لاش کو قادیان پہنچا دیا۔ اور مرحومہ کو مقبرہ بہشتی میں دفن ہونے کی توفیق مل گئی۔ چونکہ کئی احباب جماعت احمدیہ کو اس بات کا علم نہیں۔ اور اب جماعت کے احباب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت کثرت سے وصیتیں کرا رہے ہیں۔ نیز ہمارے ہی خاندان کی دو لاشیں قبل ازیں انبالہ شہر سے بذریعہ موٹر زر کثیر خرچ کرکے ہم عدم واقفیت کی وجہ سے قادیان لا چکے ہیں۔ اور بعض احباب نے خود مجھے بتلایا۔ کہ ہمیں ریلوے کے اس قانون کا مطلق علم نہیں۔ اس لئے احباب کی آگاہی کے لئے ذیل میں قانون درج کیا جاتا ہے:-

" نارتھ ویسٹرن ریلوے کے کوچنگ ٹرف Couching Tariff پارٹ نمبر ۱ مطبوعہ ۱۹۴۴ء کے صفحہ ۲۰۳ پر Carprses humanashes and human Skeletons کے زیر عنوان رول نمبر ۱۵ درج ہے۔ لاش کو اچھی طرح بند کیا ہوا ہو۔ خواہ آئل کلاتھ سے یا پھر لکڑی کا تابوت ہو۔ سواری گاڑی سے پارسل کرانے سے پیشتر ڈاکٹری سرٹیفکیٹ ہونا ضروری ہے۔ کہ فوت شدہ کسی ایسی مرض سے نہیں مرا۔ کہ جو متعدی (چھوت) مرض تھا۔ ریلوے والے عام سواری گاڑی کے پارسلوں کی طرح تابوت کو بک کر دیں گے۔ کرایہ ۸ رفی میل ایک تابوت کا ہوگا۔ اور کل کرایہ پیشگی ادا کرنا ہوگا۔ چونکہ آجکل زمانہ جنگ ہے۔ اس لئے موجودہ وقت میں ۱/۴ رفی روپیہ جنگ چارج بھی ساتھ ہی ریلوے والے لیتے ہیں۔ جنگ کے خاتمہ پر پھر وہی ۸ رفی میل ہی رہیگا۔ اگر کم فاصلہ سے لاش کا تابوت بک کرایا جائے۔ تو ریلوے والے کم ازکم -/۱۰ روپے سے کم بک نہیں کرتے۔ خواہ فاصلہ پانچ یا دس میل ہی کیوں نہ ہو۔ دوسرے کم ازکم ایک ذمہ وار آدمی کا فرض ہے۔ کہ وہ اسی ریل گاڑی میں سفر اختیار کرے۔ تاکہ اگر کہیں گاڑی تبدیل کرنی ہو۔ تو وہ اپنی ذمہ واری اور حفاظت سے تابوت ایک گاڑی سے دوسری گاڑی میں تبدیل کرا سکے۔ یہ نارتھ ویسٹرن ریلوے کا قانون ہے۔ باقی ریلوے میں کچھ تبدیلی ہے۔ مثلاً نمبر ۱ A. S. B. B and ریلوے میں ۸ رفی میل ایک تابوت اور کم ازکم چارج نارتھ ویسٹرن ریلوے سے نصف یعنی -/۵ روپے (۲) N. W. نمبر and R. S. N. ریلوے میں ۸ رفی میل ایک تابوت اور کم ازکم چارج N. W. R سے ۴

دینگے۔ خاکسار شیخ محمد بشیر آزاد از مریدکے۔

آریوں کے اعتراضات کے جواب میں جماعت احمدیہ کا جلسہ

قادیان ۷ر مارچ۔ کل بعد نماز مغرب مسجد اقصیٰ میں زیر صدارت جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری جماعت احمدیہ مرکزیہ کا جلسہ منعقد ہوا۔ جس کی مختصر روئداد درج ذیل کی جاتی ہے۔
تلاوت اور نظم کے بعد

مولوی شریف احمد صاحب

نے تقریر کی۔ جس میں بتایا جماعت احمدیہ پر آریہ صاحبان نے دو دن نہایت گندے اور نازیبا الزامات لگائے ہیں۔ جو کہ خود ان کی کمزوری اور کینہ پن کی علامت ہے۔ وہ لیکھرام کو امر شہید یعنی زندہ شہید کہتے ہیں۔ حالانکہ آریہ صاحبان کی اپنی کتب اور ویدوں سے ثابت ہے کہ کوئی شخص شہید نہیں ہو سکتا بلکہ اپنے پچھلے کئے ہوئے بُرے اعمال کی وجہ سے سزا پاتا اور مرتا ہے۔ پس جو شخص کسی سزا کے بدلہ میں اور خدا تعالیٰ کی پیشگوئی کے مطابق اپنے جرم کی پاداش میں قتل ہو۔ وہ شہید کیسے ہو سکتا ہے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لیکھرام کے متعلق پیشگوئی فرمائی۔ تو لیکھرام نے بھی کہا کہ میں بھی الہام کی رو سے یہ کہتا ہوں حالانکہ آریہ اس بات کے قائل ہیں کہ ویدوں کے بعد الہام کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔ پھر لیکھرام کو کیسے الہام ہوا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے جھوٹ بولا اور خدا پر افترا کیا۔ اور قرآن کریم ایسے مفتری کے متعلق فرماتا ہے ولو تقول علینا بعض الاقاویل۔ لاخذنا منہ بالیمین۔ ثم لقطعنا منہ الوتین۔ فما منکم من احد عنہ حاجزین (پ ۲۹ ع ۷) کہ جو کوئی ہم پر جھوٹ باندھتا ہے اس کو ہم زندہ نہیں رہنے دیتے۔ اسے ضرور ہلاک کر دیتے ہیں چنانچہ لیکھرام کا یہی انجام ہوا۔ مولوی صاحب نے اپنی تقریر میں مطالبہ کیا کہ آریہ صاحبان بتائیں کیا لیکھرام کی وہ بات پوری ہوئی۔ جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے کہی۔ یا حضور علیہ السلام کی بات سچی اور منجانب اللہ ثابت ہوئی۔ آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام لیوا دنیا کے کناروں تک پائے جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالیٰ کے ایک شیر تھے۔ اور شیر خدا کو ہی فتح ہوئی اور اس کے بالمقابل لیکھرام ذلت۔ نامرادی کی موت مارا گیا۔ خدا کے فضل نے انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا کا ارشاد پورا کر دکھایا۔ اور باطل جھاگ کی طرح بیٹھ گیا۔

مہاشہ محمد عمر صاحب

مہاشہ صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اے بزرگو! اور بھائیو! آج کا جلسہ اس لئے منعقد کیا گیا ہے کہ اس عظیم الشان پیشگوئی کا جو خدا کے بندے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے خبر پاکر شائع کی ذکر کیا جائے آریہ سماج کے جلسہ میں جس قدر گالیاں آج اور کل دی گئی ہیں۔ اور ہمارے بڑے بڑے اور واجب الاحترام بزرگوں کو (نعوذ باللہ) کتے سے تشبیہ دی گئی ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ آگ لگا کر کتا روڑی پر چلا جاتا ہے۔ اس کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر کے مطابق دعا دیتے ہیں کہ ؎

گالیاں سن کر دعا دو پاکے دُکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

اپنے جلسہ میں آریوں نے ہمیں چیلنج بھی دیئے ہیں۔ اور کہا ہے کہ جماعت احمدیہ (نعوذ باللہ) ایک مردہ جماعت ہے۔ اور احمدیوں کو سانپ سونگھ گیا ہے۔ لیکن جماعت احمدیہ ایک زندہ جماعت ہے۔ زندہ رہے گی۔ اور ہر لحاظ سے اب بھی زندہ ہے۔ جماعت احمدیہ اعتراضات سے خائف نہیں ہے۔ بلکہ اس لحاظ سے بھی دنیا کو فتح کر چکی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کئی مذاہب کے لوگوں نے کہہ بھی دیا ہے کہ قادیانیوں سے مناظرے بند کر دیئے جائیں خود آریہ سماج بھی کئی بار یہ کہہ چکی ہے۔ میں آریوں کا چیلنج منظور کرتا ہوں۔ اور انشاء اللہ کتاب دافع الاوہام کا جواب دوں گا۔ اگرچہ کئی بار اس کا جواب جلسوں میں دیا بھی جا چکا ہے اس کے بعد آپ نے مفصل طور پر آریوں کے اعتراضات کے جوابات دیئے۔

جب مہاشہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق لیکھرام کی بعض تحریریں پڑھنی شروع کیں جو کہ نہایت گستاخانہ اور شرمناک ہیں۔ تو حاضرین نے کہا کہ ہم اس کو برداشت نہیں کر سکتے آپ نہ پڑھیں۔ صاحب صدر نے ضمناً فرمایا۔ ہمارے دل مجروح ہیں۔ اور ہم ان باتوں کو سن تو نہیں سکتے۔ لیکن سینہ پر پتھر رکھ کر سننا ہی پڑتا ہے نیز کہا۔ آریہ سماج نے اپنے جلسہ میں یہ ریزولیوشن پاس کیا ہے کہ جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد نے اپنے ایک مضمون میں لیکھرام کو گستاخ لکھا ہے۔ لیکن ہر شریف النفس انسان ایک طرف پنڈت لیکھرام کی ان تحریروں کو رکھے اور دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان الہامات کو رکھے اور دیکھے کہ حضور علیہ السلام کے الہامات اور پیشگوئیوں کے متعلق پنڈت مذکور نے کس گستاخی اور کس قدر گندہ دہنی سے کام لیا ہے۔ پس جناب درد صاحب نے جو کچھ لکھا وہ درست اور صحیح لکھا۔

مولوی غلام احمد صاحب

مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی سے قبل لیکھرام نے ملہم ہونے کا دعویٰ نہیں کیا تھا لیکن پیشگوئی کے بعد اس نے ملہم ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور وہ انبیاء علیہم السلام قرآن احادیث اور سید ولد آدم سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر شرمناک طور پر حملے کرتا اور کہتا رہا کہ مجھے الہام ہوتا ہے۔ حالانکہ ویدوں کی رو سے آریہ صاحبان خدا تعالیٰ کی صفت تکلم کو معطل سمجھتے ہیں۔ لیکھرام نے یہ جھوٹ بولا اور خدا تعالیٰ پر افترا پردازی کی جس کا خمیازہ بھگتا۔

مولوی صاحب نے لیکھرام کے متعلق پیشگوئی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی ظاہر کی اور بتایا کہ لیکھرام کو بہت مدت تک مہلت دی گئی۔ مگر اس نے کوئی فائدہ نہ اٹھایا۔ آخر جب اس کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔ تو وہ بے راہ بے دین اور نادان دشمن خدا کی تلوار سے ۵ر مارچ کو ۶ بجے کے قریب مارا گیا۔ مولوی صاحب نے اس کا تفصیلی ذکر کیا۔

قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری

جناب قاضی صاحب نے فرمایا۔ بہت افسوس ہے کہ آریہ سماج نے اس جلسہ میں بھی جماعت احمدیہ کے بزرگوں کے متعلق نہایت نازیبا اور ناشائستہ الفاظ استعمال کئے ہیں اور صرف نازیبا اور گندے الفاظ ہی استعمال نہیں کئے۔ بلکہ جماعت احمدیہ کو دھمکی بھی دی ہے ہم لوگ آریہ سماج کی کسی دھمکی کو تو خاطر میں نہیں لا سکتے۔ کیونکہ اگر جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اور یقیناً خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے تو مخالفوں کی یہ مخالفانہ کوششیں اور زبان درازیاں ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔ بلکہ یہ جماعت کے لئے کھاد کا کام دیتی ہیں۔ جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اور اس کا آریوں نے ایک عظیم الشان رنگ میں مشاہدہ کیا ہے کہ اسلام زندہ مذہب ہے۔ اور آج احمدیت نے جو تعلیم پیش کی ہے۔ وہ صحیح تعلیم ہے۔ گو ان کی گالیوں سے ہمیں سخت صدمہ اور تکلیف ہوئی ہے۔ لیکن ہر ایک احمدی کو چاہیئے کہ وہ اپنی ذمہ داری کو محسوس کرے۔ جو یہ ہے کہ وہ ہر ایک آریہ تک اسلام کا پیغام پہنچائے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے بتایا۔ ہر ایک قوم اپنا ایک طریق کار اور نصب العین رکھتی ہے۔ لیکن آریہ قوم نے جب سے جنم لیا اور اس دنیا میں قدم رکھا ہے۔ اس کا طریق گالیاں دینا ہی ہے۔ اور لیکھرام ہرگز قتل نہ ہوتا۔ اگر اس کی زبان کی چھری نہایت گندے طریق سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف نہ چلتی۔ اس شخص نے جس کو آج آریہ شہید اکبر کہتے ہیں فخر موجودات حضرت سید ولد آدم محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس قدر گالیاں دی ہیں کہ چودہ سو سال تک کسی نے نہیں دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دل ان گالیوں کو سن کر تڑپ اٹھا اور اللہ تبارک وتعالیٰ سے آپ نے دعا کی اور اس کی قضا وقدر کے متعلق آپ کو علم دیا گیا۔ اس میں کسی انسانی ہاتھ کا کوئی دخل نہیں تھا۔

جلسہ دعا کے بعد قریباً ۱۱ بجے شب اختتام پذیر ہوا۔ (سید سجاد احمد)

223

چٹھی کے کاغذ کے متعلق ضروری اعلان

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اسسٹنٹ پراونشل پیپر کنٹرولر پنجاب کی طرف سے یہ ہدایت موصول ہوئی ہے۔ کہ ۶۳ مربع انچ سے زیادہ کاغذ ایک چٹھی کے لئے استعمال نہ کیا جائے۔ تا وقتیکہ گورنمنٹ آف انڈیا ڈیپارٹمنٹ آف انڈسٹریز اینڈ سول سپلائیز) سے پہلے اجازت نہ حاصل کر لی جائے۔" احباب کو مرکز سے اپنی خط و کتابت میں اس قانون کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

(ناظر امور عامہ)

پتہ مطلوب ہے

مرزا سراج دین صاحب احمدی والد مرزا محمد اسلم بیگ صاحب جن کا مکان متصل مکان بابو عبد العزیز صاحب گورنمنٹ پنشنر محلہ دار العلوم قادیان ہے کا پتہ اگر کسی دوست کو معلوم ہو۔ تو وہ نظارت امور عامہ کو اطلاع دیں۔ تاکید ہے۔ (ناظر امور عامہ)

این۔ ڈبلیو۔ آر سروس کمیشن لاہور

مقررہ فارم پر (جو این ڈبلیو۔ آر کے بڑے بڑے سٹیشنوں سے بہ قیمت ایک روپیہ فی فارم مل سکتے ہیں) ۱۴ مارچ ۱۹۴۵ء تک درخواستیں مطلوب ہیں۔ فنانشل ایڈوائزر و چیف اکاؤنٹس آفیسر این ڈبلیو ریلوے لاہور کے دفتر اور ڈویژنل اکاؤنٹس کے دفاتر واقع دہلی۔ فیروزپور۔ کراچی ملتان۔ کوئٹہ۔ راولپنڈی۔ لاہور اور مغلپورہ میں کام کرنے کیلئے اکاؤنٹس کلرکوں کا تقرر کرنا مقصود ہے۔ امیدواروں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی درخواست میں اس بات کو کھول کر بیان کر دیں۔ کہ وہ ان آسامیوں میں سے کونسی آسامی کو ترجیح دیتے ہیں۔ جس درخواست میں یہ بات ظاہر نہ کی گئی ہو گی۔ اس پر غور نہ ہوگا۔ عارضی آسامیاں جو پُر کرنی ہیں حسب ذیل ہیں:۔

(۱) خالی آسامیاں جو فوراً پُر کی جائینگی = ۱۵۰

(۲) ویٹنگ لسٹ میں درج رکھنے کے لئے مطلوبہ اشخاص کی تعداد = ۱۰۰

۷۷ مسلمانوں کے لئے ریزرو ہیں۔ تین اینگلو انڈین اور نقل وطن کئے ہوئے یورپینوں کے لئے ۲۰۔ سکھوں یا ریو اور ہندوستانی عیسائیوں کے لئے اور ۹ اچھوت ذات کے امیدواروں کے لئے ریزرو ہیں۔

نوٹ:۔ اگر اقلیت کی جماعتوں کے امیدواران کا مقررہ ریزرو حصہ پُر کرنے کو کافی دستیاب نہ ہوسکے تو باقی ماندہ اسامیوں کو ان ریزرو سمجھا جائیگا۔

قابلیت:۔ کسی مستند یونیورسٹی سے میٹریکولیشن کا امتحان پاس کیا ہو یا جونیئر کیمبرج یا اسکے مساوی تعلیم ہو۔

تنخواہ:۔ چالیس روپے ماہوار۔ تنخواہ کا سکیل یہ ہے۔ ۴۰-۵-۵۰-۵-۲/۵-۸۰ ساٹھ روپے پر ایفیشنسی بار ہے۔ مہنگائی الاؤنس اور دوسرے الاؤنس بھی جن کی قواعد کے ماتحت اجازت ہوگی۔ دیئے جائینگے۔ اس کے علاوہ رعایتی شرح پر غلہ خریدنے کا استحقاق بھی ہوگا۔ لیکن اینگلو انڈین اور نقل وطن کئے ہوئے یورپینوں کو کم سے کم پچپن (۵۵) روپے ماہوار تنخواہ ملے گی۔ اور حسب معمول الاؤنس وغیرہ بھی ملیں گے۔

عمر:۔ ۱۷ اور ۲۸ سال کے درمیان اچھوت ذات کے امیدوار اکتیس سال تک اور سابق فوجی چالیس سال تک کے لئے لئے جاسکیں گے۔

تعلیمی قابلیت کا جو کم سے کم معیار رکھا گیا ہے۔ اس سے زیادہ قابلیت والے امیدواروں کو متذکرہ بالا کم سے کم تنخواہ کی شرح سے بڑی شرح سے تنخواہ دی جائیگی۔ لیکن خالی اسامیوں کی ۲۰ فی صدی سے زیادہ زائد شرح سے تنخواہ نہیں دیجائیگی۔ اس قسم کے بھرتی شدہ امیدواروں کو شروع میں پچاس (۵۰) گریجوایٹوں کو اور پینتالیس روپے ان امیدواروں کو جو کسی منظور شدہ یونیورسٹی سے ایف۔ اے پاس کئے ہونگے ملیں گے۔

مکمل تصریحات سیکرٹری صاحب کو ٹکٹ چسپاں جوابی لفافہ بھیجکر طلب کیجئے۔

پاگل پن کی دوا

وہ لوگ جو کہ پاگل ہو گئے ہوں۔ اور دماغ بالکل خراب ہو گیا ہو۔ یہانتک کہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہوں۔ ہر چیز پھینکتے ... علاج کیا جاتا ہے۔ کہ وہ پاگل خانہ میں بند کر دیے جاتے ہیں اور صدہا علاج کرنے سے بھی برسوں اچھے نہیں ہوتے۔ ان کے والدین پاگل ہونے سے رنجیدہ خاطر رہتے ہوں۔ میں بہت زور کے ساتھ آپکو مطلع کرتا ہوں۔ کہ آپ فوراً یہ دوا منگا کر استعمال کراویں۔ قطعی پندرہ روز میں صحت کامل ہو جائیگی۔ قیمت دس روپے

نوٹ:۔ میں خدا کو حاضر ناظر جانکر لکھتا ہوں کہ یہ دوا اکسیر فائدہ کرتی ہے

مولوی حکیم ثابت علی (دبنج زبان) محمود نگر نمبر ۵ لکھنؤ

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں نظر سے تعلق نہیں رکھتیں۔ [illegible] ... تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو سرمہ ممیرا خاص استعمال کرنا چاہیئے۔ قیمت فی تولہ عہ چھ ماشہ ۸؍ تین ماشہ ۱۲؍۔ ملنے کا پتہ:۔

دواخانہ خدمت خلق قادیان

اٹھرا کا مجرب علاج
حب اٹھرا رجسٹرڈ

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ ان کے لئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔ حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس دوا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک۔ گیارہ تولہ ایک دم منگوانے پر بارہ روپے۔

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح اول دواخانہ معین الصحت قادیان

مولوی ثناء اللہ صاحب کے لئے اکیس ہزار (۲۱۰۰۰) روپیہ انعام

مولوی ثناء اللہ صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سب سے بڑے مخالف سمجھے جاتے ہیں۔ ان کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے وفات نہیں پائی۔ بلکہ دو ہزار سال سے بجسم عنصری زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں۔ اور وہی اپنے خاکی جسم کے ساتھ آسمان سے اتر آئینگے۔ مہدی کا ظہور نہیں ہؤا۔ جب وہ ظاہر ہوں گے۔ تب تمام جہان کے غیر مسلمانوں کے ساتھ تلوار سے جہاد کرینگے۔ اور اسلام منوائینگے۔ بانی سلسلہ احمدیہ نہ چودھویں صدی کے مجدد ہیں۔ نہ مسیح ہیں نہ مہدی۔ نہ امتی نبی ان کے انکار سے کوئی کافر ہو سکتا ہے نہ اسلام سے خارج۔ بلکہ وہی کافر اور اسلام سے خارج ہیں۔ نعوذ باللہ۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کو یہ چیلنج دیا گیا۔ کہ وہ اپنے یہ عقائد مؤکد بعذاب حلف کے ساتھ ایک خاص پبلک جلسہ میں بیان کریں۔ تو ہم ان کو اکیس ہزار روپیہ انعام دینے کو تیار ہیں۔ مگر اکیس سال کا عرصہ ہوتا ہے۔ وہ ٹالتے ہی رہتے ہیں۔ اور مرتے دم تک وہ ٹالتے ہی رہینگے۔ کیونکہ وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ ان کے عقائد سراسر غلط ہیں اس لئے جھوٹا حلف مؤکد بعذاب اٹھانا ان کے لئے موت ہے۔ اس لئے اکیس ہزار روپیہ انعام ملنے پر بھی وہ جرأت نہیں کرتے۔ اگر ان کے کوئی ہمخیال صاحب ان کو اس حلف کے لئے تیار کرینگے۔ تو ہم ان کو بھی دو ہزار روپیہ انعام دینگے۔ کئی لوگوں نے کوشش کی۔ مگر یہ اپنی جان بچاتے ہی رہتے ہیں۔ مگر کب تک؟ آخر ایک دن مرنا ہے۔ خدا کو جواب دینا ہے۔ کچھ تو اس کا خوف کرو۔ صداقت احمدیت کے متعلق ہم نے ایک لاکھ روپیہ کے انعامات کا ایک رسالہ اردو انگریزی زبان میں شائع کیا ہے۔ وہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت ارسال کر دیا جائیگا۔

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

کلکتہ ۶ر مارچ - ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے پروفیسر کے - پی چٹوپادھیائے پروفیسر کلکتہ یونیورسٹی نے کہا کہ میں نے جو تحقیقات کی ہے اس سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں - کہ بنگال میں ۳۵ لاکھ اشخاص قحط سے مر گئے -

لاڑکانہ ۶ر مارچ - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاڑکانہ نے ضلع لاڑکانہ میں آتشیں ہتھیار اور دیگر ہتھیار رکھنے کے لئے ۵ سینیداروں کے جس میں رائے صاحب گوکل داس وزیر پبلک ورکس بھی شامل ہیں - لائسنس منسوخ کر دیئے ہیں - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے امن عامہ کے قیام کے پیش نظر یہ قدم اٹھایا ہے -

روم ۶ر مارچ - پرسوں ایک سرکردہ جرمن اور ایک سرکردہ امریکن نے پوپ سے طویل بات چیت کی - اسے نمایاں اہمیت دی جا رہی ہے

سرینگر ۶ر مارچ - گزشتہ اٹھارہ گھنٹوں سے وادی کشمیر میں زبردست طوفان آ رہا ہے - شہر اور دیہات میں جائیدادوں کے بھاری نقصان کی اطلاع موصول ہوئی ہے - شہر میں درجنوں مکانوں کی چھتیں اُڑ گئی ہیں - ٹیلیفون اور بجلی کے کھمبے اور تار کٹ گئے ہیں - دریا میں سینکڑوں کشتیاں اُلٹ گئی ہیں

لنڈن ۶ر مارچ - اتحادیوں کے زبردست ہوائی حملوں نے شہر ڈرلسبڈن کا نام و نشان مٹا دیا ہے - شہر میں ایک عمارت بھی نہیں بچی -

لنڈن ۶ر مارچ - جہازی مزدوروں کی ہڑتال ابھی تک ختم نہیں ہوئی - اگرچہ مزدوروں کے لیڈروں نے انہیں پھر کام پر واپس آنے کی ہدایت کی ہے - ہڑتالیوں کی تعداد سات ہزار ہو گئی ہے -

ماسکو ۶ر مارچ - برلین جانے والے تمام راستوں پر جرمنوں نے زبردست انتظام کر لئے ہیں - میگنٹ اور سیگفرڈ لائنوں کی مانند پہلے اینٹی ٹینک خندقیں ہیں - ان کے پیچھے فولاد اور کنکریٹ کی مضبوط قلعہ بندیاں ہیں - جن میں جابجا مشین گنیں نصب ہیں -

لنڈن ۶ر مارچ برطانیہ کے خلاف جو اُڑن بم بھیجے گئے تھے - انہیں اُن علاقوں سے ہوا میں دھکیلا گیا تھا - جو جنگی رقبہ سے کافی فاصلہ پر تھے - خیال کیا جاتا ہے کہ یہ نئی قسم کا بم سابقہ بموں سے بڑا تیز رفتار اور دور مار ہے -

کراچی ۶ر مارچ - پولیس نے اسسٹنٹ کنٹرولر کے دفتر پر چھاپہ مار کر ایک ہزار روپے کا نوٹ برآمد کیا - اس نوٹ پر مجسٹریٹ کے دستخط تھے اور وہ بھی اس وقت موجود تھے -

ماسکو ۶ر مارچ - جرمن فوجوں میں بہت ابتری پھیل رہی ہے - بھاری تعداد میں فوجی سپاہی اپنی فوجوں سے بھاگ رہے ہیں - بھگوڑوں کے مقدمات کا فیصلہ کرنے کے لئے خاص عدالتیں قائم کر دی گئی ہیں - جرمن سڑکیں پناہ گزینوں اور خوفزدہ شہری آبادی سے بھری پڑی ہیں - اور بھگوڑے آسانی سے ان میں مل جاتے ہیں -

لنڈن ۶ر مارچ - جرمنوں نے رائن کے تمام پُل تباہ و برباد کر دیئے ہیں -

لنڈن ۶ر مارچ - سر محمد ظفر اللہ خاں نے ایک پریس کانفرنس میں نسلی امتیاز کی سخت مذمت کی -

لاہور ۶ر مارچ - پنجاب حکومت نے ۴۶-۱۹۴۵ء میں دو کروڑ روپیہ کا سٹینڈرڈ کلاتھ خریدنے کے لئے مخصوص کیا ہے - حکومت کا خیال ہے کہ جو سٹاک خریدا جائے گا - اسے فروخت کرنے سے ۲ کروڑ ۸۰ لاکھ روپیہ وصول ہو گا - غلہ ریزرو کرنے کی سکیموں کے لئے ۴ کروڑ روپیہ مخصوص کیا گیا ہے -

پیرس ۵ر مارچ - اتحادی ہیڈکوارٹر سے اعلان جاری کیا گیا ہے - کہ امریکی فوج کولون کے بیرونی مورچوں پر پہنچ گئی ہے -

لنڈن ۶ر مارچ - سر بی پی سنگھ رائے نے طلباء کے ایک اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا - کہ ہندوستان کا موجودہ تعطل ظاہر کرتا ہے کہ برطانوی سیاستدانوں کا دیوالہ نکل گیا ہے - آپ نے حکومت برطانیہ سے مطالبہ کیا کہ ہندوستان میں فی الفور قومی گورنمنٹ قائم کرے - اور اسے سان فرانسسکو کانفرنس میں نمائندگی کا حق دے

لاہور ۶ر مارچ - کل اسمبلی کا اجلاس شروع ہونے سے پیشتر ۱/۲ صد کے قریب برقعہ پوش مسلم عورتوں نے چیمبر کے باہر پھر [illegible] انہوں نے سیاہ برقعے پہنے ہوئے تھے اور سیاہ جھنڈے ہاتھوں میں لئے ہوئے تھیں جن پر "میاں عبدالحی وزیر تعلیم مستعفی ہو جائیں خدیجہ بیگم فیروز الدین کے ساتھ انصاف کرو مسلمان اپنا جائز حق مانگتے ہیں" وغیرہ وغیرہ جملے لکھے ہوئے تھے - ان عورتوں نے اسی قسم کے چند نعرے بھی لگائے - زنانہ پولیس نے مظاہرین کو منتشر کر دیا -

کانڈی ۶ر مارچ - آج صبح کی خبر ہے کہ ایراودی دریا کے پاس اتحادی فوج بڑی تیزی سے بڑھتی جا رہی ہے - اور کئی ایک ہوائی میدانوں میں پہنچ چکی ہے

گزشتہ پانچ دن میں ہمارے موٹر دستوں نے پچاسی میل آگے بڑھ کر مکنیلا پر قبضہ کر لیا ہے - اب ہمارے دستے تھازی تک پہنچ گئے ہیں

واشنگٹن ۶ر مارچ - لوزان میں جاپانیوں کو ہتھیاروں کا سخت نقصان اٹھانا پڑا -

لنڈن ۶ر مارچ - مغربی مورچے پر پہلی امریکن فوج کے دستے کولون کے ۱/۵ حصہ پر قبضہ کر چکے ہیں - شمال میں جہاں جرمن دستے مقابلہ کر رہے ہیں - اب ان کا مورچہ آدھا رہ گیا ہے - نویں فوج کے دستوں نے آگے بڑھ کر مورچے سنبھال لئے ہیں - اور ہماری توپیں سار بروکن پر گولے برسا رہی ہیں

لنڈن ۶ر مارچ - آج بھی برلن پر بم برسائے گئے - جرمنی کے اس دارالسلطنت کو چودہ راتوں سے لگاتار نشانہ بنایا جا رہا ہے

دہلی ۶ر مارچ - آج سویرے اسمبلی کا جلسہ کے - ایس گپتا کی وفات پر ریزولیوشن پاس کرنے کے بعد جلد ہی ملتوی کر دیا گیا - ساری پارٹیوں کے لیڈروں نے تائید کی - اسمبلی میں بتایا گیا ہے کہ برما میں اصلی باشندوں کے علاوہ ہندوستانیوں کو بھی نئے سرے سے آباد کیا جا رہا ہے -

لنڈن ۶ر مارچ - اس امر کا امکان ہے - کہ شہنشاہ جاپان کا بھتیجا پرنس ہاگشی خفیہ طور پر نئی وزارت بنانے کی کوششیں کر رہا ہے پرنس